REVIEW OF RESEARCH
ISSN: 2249-894X
IMPACT FACTOR : 5.7631(UIF)
UGC APPROVED JOURNAL NO. 48514
VOLUME - 8 | ISSUE - 9 | JUNE - 2019

شہناز بیگم شولاپوری کی نعتیہ شاعری

بقول محمد اقبال جرمن:

''نعت کا آغاز تو کلام پاک سے ہی ہوا ہے کلام پاک میں سرور کائنات علیؐ پر اللہ
اور اس کے فرشتوں کے درود بھیجنے کا ذکر ہے اور ایمان والوں کو حکم دیا ہے کہ تم بھی
نبی کریمؐ پر درود وسلام بھیجو یوں آپؐ پر سلام بھیجنا حکم قرآنی ہے۔ پھر آگے فرماتا ہے کہ
اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود وسلام بھیجتے ہیں اے اہم ایمان تم بھی آپؐ پر سلام
وصلوٰۃ بھیجو (ترجمہ سورۃ الاحزاب آیت ۵۶)

(اسرار ذوق۔ ڈاکٹر الحاج حافظ آدم رضا یوسف شیخ۔ بزم رضا شولاپور۔ ص ۱۰)

اسی طرح محمد شرف الدین ساحل بھی نعت کے متعلق یوں فرماتے ہیں کہ۔

''نعت میں حضور کی وصف محمود کو بیان کیا جاتا ہے آپ کی شایان شان میں مدا سرائی ہوں۔''

(شہر شولاپور کے روشن چراغ۔ ڈاکٹر غلام دستگیر شیخ۔ ص ۸)

پرنسپل ڈاکٹر غلام دستگیر شیخ نے صنف ''نعت'' کے متعلق بہت خوبصورت انداز میں اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا ہے ملاحظہ فرمایئے۔

''دراصل نعت گوئی صنف سخن نہیں ہے اس کا کوئی خاص ضابطہ یا فارم بھی نہیں ہے جو اسی فارم یا
ضابطے میں کہی جائے نعت خدا کے رسول کی شان میں کہی جاتی ہے اصناف سخن کے کسی بھی فارم یا
ضابطہ وجا ہے۔ نظم ہو، غزل ہو، مصنوعی ہو، مسدس ہو قطعہ ہو، آزاد نظم ہو، یا رباعی ایمام احمد رضا
نے تو رباعی میں نعت کہی ہے۔ ڈاکٹر سید شاہ مدار اکیل نے آزاد نظم میں نعتیہ مجموعہ شائع کیا ہے۔
ڈاکٹر اشفاق انجم نے بھی آزاد نظم میں نعت لکھی ہے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اسرار نو میں تو ہر صنف سخن
میں نعت کہی اور لکھی جا رہی ہے اسی طرح حمد بھی خدا کی شان میں کہی اور لکھی جاتی ہے اس کا کوئی
بھی ضابطہ یا فارم نہیں ہے۔''

(غلام ادب۔ ڈاکٹر غوث احمد شیخ۔ اشاعت پریس شولاپور۔ ص ۲۲)

شہر شولاپور میں ان دنوں بہت سے شعراء کے مجموعہ کلام شائع ہوئے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں چند ایک شاعران کے مجموعہ کلام شائع نہیں ہوئے شولاپور میں تقریباً ۵۰ تا ۶۰ شعراء ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہاں پر نسوانی تعلیم کے متعلق ہائی اسکول اور جونیئر کالج کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے ہر سال کئی لڑکیاں تعلیم سے مستفیض ہوتے ہے۔ یہی نہیں بلکہ آج اردو بی۔اے اور ایم۔اے کے متعلق بھی ان کا انتظام کیا گیا ہے اور کئی لڑکیاں ڈگریوں سے بھی مستفیض ہو رہی ہے آج یہ شہر تعلیم کا گہوارہ بن چکا ہے۔ اس کی تشہیر قومی سطح پر ہی نہیں بین الاقوامی سطح پر ہو رہی ہے۔ یہاں پر کئی مشاعرے سیمینار کانفرنس اور ڈرامہ فیسٹولس، سطحی طور پر ہی نہیں بلکہ قومی سطح پر بھی ہوتے رہتے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہاں پر ۵۰ تا ۶۰ شعراء میں شاعرات کا دور دور تک کا نام ونشان نہیں ملتا۔

ان دنوں میری تحقیق کا کام بڑے زور وشور سے امنگیں لئے ہوئے شروع تھا۔ اس دوران میرے استاد محترم پرنسپل ڈاکٹر غلام دستگیر شیخ کے گھر آنا جانا لگا رہتا اس دوران کبھی کبھار موصوف سے ملاقات نہ ہونے پر آپ کی شریک حیات ''شہناز بیگم ناز'' سے ملاقات ہوتی وہ مجھ کو بٹھا لیتی اور میرے تحقیقی عمور کے متعلق تحقیق کرتی کہ آپ کے تحقیق کا موزوں کیا ہے کن کن شعراء کے متعلق ادبا کے متعلق آپ کے قلم طراز کیا

ہے میں موصوف کے اخلاق و عادات پر معنوس ہوگئی تھی کبھی کبھار گھنٹہ آدھا گھنٹہ بہ آسانیا دبی گفتگو کرتی اس دوران شہناز بیگم ناز نے ''میں بھی شاعری کا ذوق رکھتی ہوں'' کہاں اور تخلص ''ناز'' رکھتی ہوں تو میں نے آپ کے چند اشعر اسنا تو اس سے محظوظ ہوئی اور یہ طے کیا کہ موصوفہ پر ایک تحقیقی مضمون لکھوں اور تمہیں دنیائے ادب میں شریک کرو۔

شہناز بیگم کا پورا نام شہناز بیگم بنت خاجہ معین الدین شیخ ہے۔آپ کی پیدائش شہر شولا پور میں ۱۲ جون ۱۹۶۴ میں ہوئی آپ کی ابتداء تعلیم اردو مہا نگر پالیکا اردو کیمپ اسکوم شولا پور میں فائینل تک ہوئی اس کے بعد ثانوی تعلیم بیگم قمر انساء کاریگر گرلز اردو ہائی اسکول شولا پور سے ۱۹۸۰ میں میٹرک کامیاب ہوئے آگے کی تعلیم حاصل نہ کر سکے اور ۱۴ فروری ۱۹۸۲ میں پرنسپل ڈاکٹر غلام دستگیر عبدالغفور شیخ کے نکاح میں قید ہوئی اور ان کے بطن سے تقریباً کچھ ۶ اولادیں ہوئی جن میں پہلی لڑکی طاہرہ بیگم، دوسرا لڑکا عبدالغفور عرف (ایاز) تیسری لڑکی شاکرہ بیگم چوتھی لڑکی سائرہ بیگم اور پانچویں لڑکی محب النساء اور آخری لڑکا غلام محمد بہ حیات قید ہیں۔اور تمام کی شادیاں ہو چکی ہیں۔

شہناز بیگم ناز بحیثیت معلمہ کے ۱۳ جون ۱۹۸۲ کو شاستری نگر اردو پرائمری اسکول میں تقرر ہوا اس کے بعد موصوفہ نے ان سروس کورس ڈی۔ایڈ کا امتحان پاس کیا اس کے بعد بی۔اے میں داخلہ لیا قصہ مختصر یہ ہے کہ آپ کو شاعری کا ذوق اپنے سرتاج غلام دستگیر شیخ صاحب کے صحبت میں ہوا۔یہ گھر میں ہمیشہ اپنے کلام ترنم سے گنگناتے اس کو واخذ کرتے ابتدائی کلام نعت سے ہوئی۔آپ کے بہت سے نعت ابتدائی مرحلہ میں لکھے ہوئے ہیں۔پہلی نعت کے چند شعر ملاحظہ فرمائیے۔

مدینہ میں جاؤں یوں ہی چلتے چلتے
تڑپی میں پھیرویوں ہی چلتے چلتے

فجر ہوگئی ہے نمازیں ادا کر
دعائیں میں مانگو یوں ہی میں روتے روتے

دلکش نظارہ سہانا ہے منظر
مدینہ میں پہنچو یوں ہی کہتے کہتے
زمانے کو ناز چھوڑ آئی میں پیچھے
درود سلاموں یوں ہی پڑھتے پڑھتے

شہناز ناز کا شعری آغاز نعت رسول سے ہوا نعت رسول لکھنا کوئی معمولی بات نہیں ہے کیونکہ اس میں حضور اکرم صلعؐ کی عشق و عقیدت محبت وجذبہ میں سرشار ہو کر لکھی جاتی ہے۔تاریخ ادب اردو شاہد میں سرشار ہو کر لکھی جاتی ہے۔تاریخ ادب اردو شاہد ہے کہ اردو شاعری کا آغاز صوفیا اکرام کی مرہون منت ہے۔اردو شاعری کی ابتدائی دور میں ولادت نامے وفات نامے معراج نامے شمائل اور نبیؐ اور معجزات نبی مثنوی کے روپ میں کثرت سے تحریر ہوئے اور کہے گئے ہیں۔موصوف بھی عشق رسولؐ میں شرشار ہو کر اپنے عشق رسول کا اظہار اسطرح کرتی ہے ملاحظہ فرمائیے۔

جب عشق احمد کے روزہ پہ کھڑی ہوگی
تب تک نہ اٹھاؤنگی سر رحمت کی جھڑی ہوگی

جڑا ہے درد کا رشتہ میرے رسول خدا
بڑا ہے درد سے ناتا میرا رسول خدا

احساس نبوت بھی جب دل سے جڑی ہوگی
اب شرف ہی دے مجھ کو جنت میں کھڑی ہوگی

فنا کرامت شہرت کہ کافر زیر ہو جائے
لا کر رحمت نسبت قلم اوزار ہو جائے

محولا بالہ اشعار سے ''ناز'' کا عشق رسول والہانا ہے عشق رسول سے لبریز اور عقیدت بھی ان کے عشقیانہ جذبات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس میں ان کے اشعار سجاعت وفراست کا نمونہ ہے اخلاق و کردار سے سرفراز ہے۔ اطاعت وزندگی کا کمال ہے۔ یہی نہیں بلکہ دربار الہی والوہیت میں مقبولیت کا مقام رکھتی ہے۔ نعت کے متعلق نارک حمزہ پوری لکھتے ہیں کہ

''نعت گوئی کا فن دونوں طرف خاردار جھاڑیوں والی تنگ گذرگاہ سے سلامتی گذرنے کا فن ہے تعریف رسولؐ نہ اس قدر مبالغہ سے کام لیا جائے کہ وہ شرکی سرحدوں کو چھونے لگے نہ ایسا شیرایہ یہاں اختیار کیا جائے جو آپؐ کی عظمت وشان سے فروتر ہو۔''

''ناز کی اول اور آخری خواہش ہے کہ حضورؐ کی زیارت کرنا ہے انھوں نے اس کے سوا اپنی زندگی میں کوئی آرزو نہیں رکھی ان کے زندگی کا مقصد صرف حضورؐ کی زیارت کرنا اور آپ کا دیدار میرا ایک ناقص خیال ہے کہ انھوں نے اکثر وبیشتر رسول خدا کے متعلق مجموعہ کلام اور نثری تصانیف کا شدت سے مطالعہ کیا ہو یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی رسول خدا کی بندگی میں بدل گئی ہے۔ وہ ہمیشہ ذکر واذکار میں مبتلا رہتے ہیں۔ مذہبی واخلاقی قصے اور واقعات پر زیادہ زور دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ودماغ پر عشق رسول کا غلبہ نظر آتا ہے۔ ان کے نعت کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

دبا کر خاک میں خورشید آثار ہو جائے
صبا دشت میں فر جب کہ کلمہ یار ہو جائے

کب سے دستار باندھے قیادت کروں
سب درود مقدس قباحت کروں
جب بھی نم چشم ہو تو ولادت کروں
تب بھی قرآن کی پھر تلاوت کروں

رب کریم شاہ نبی آقا کے فرمانے نبی
مٹی سے پتھر بولا لا الہٰ الا اللہ

بنا احمد سے یہ گلشن ان ہی سے پیار ہو جائے
سنا ہے نعت ان کی جب میرا من وار ہو جائے

میں نے ان سے جب بھی ملی تب ان کے کلام سے محظوظ ہوئی انھوں نے غزل، حمد، نعت، بہت کو شعر میں ڈھال کر عوام الناس کے سامنے پیش کرنے کی جرءات کی ہے۔ میرا قیاس ہے کہ ان کے کلام سے شہر شولا پور کا ادبی حلقہ ناشاس ہے کیونکہ شہر میں جگہ جگہ مشاعرے نشستیں ہوا کرتی ہے۔ کبھی یہ نشستوں کا اخبار ورسائل میں خبر شائع ہوتے رہتی ہے کبھی ان خبروں میں موصوفہ کا نام نظر نہیں آیا۔ میں نے ان کو پونہ کے مشاعرے میں کلام پڑھتے ہوئے ان کی ویڈیو شوٹنگ اور تصاویر دیکھے میرا مقصد یہ ہے کہ وہ شولا پور کی ہوتے ہوئے شولا پور کے مشاعروں میں کبھی حصہ نہیں لیا۔ بیرونی شہر میں آپ مشاعرے پڑھتے ہے یہ واضح ہوتا ہے ان کے دو مجموعے کلام ایک ''من آنگن'' اور دوسرا ''کلام ناز'' زیر طبع ہے چند ہی مہینوں میں اس کا رسم اجراء ہونے جا رہا ہے اس کا بیڑہ میرے استاد محترم پرنسپل ڈاکٹر غلام دستگیر کے پی۔ ایچ۔ ڈی کے ریسرچ اسکالر شولا پور کے صدر محترم عبد الطیف محمد اسمٰعیل شیخ صاحب نے لیا ہے۔ ''ناز'' کو قادر یہ سلسلہ سے بعید بھی حاصل ہے۔ ان کے یہ چند نعتیہ شعر ملاحظہ فرمایئے۔

آقا کا احسان ہوا سارے جہاں کو نور ملا
ہر کافر بھی بول پڑا الا اللہ اللہ

ہر گلوں کے برگ پر لکھا ہوا تھا آپ کا نام
ہو رہی تھی صبح آمد جلوہ گر تھا آپ کا نام

صبح صبح آمد کی وہ نبی ہمارے ہیں
ہنگامہ ہے برپا وہ نبی ہمارے ہیں

ڈالیاں جھک کر ادب کرتی تھی نبیوں کا
وہ دکھا رہی تھے رستہ ان کا گلیوں کا

مجھے فکر ہے کہ شہر شولا پور کی عصری دور کی اولین شاعرائی ''شہناز ناز'' کے کلام پڑھنے کا اور سننے کا مجھے اولین شرف حاصل ہوا اور میں ان کے کلام سے محظوظ ہو کر سوچ اور فکر میں لگی تھی کہ مجھے پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے ایک تحقیقی مقالہ کی ضرورت تھی تو فوراً سے میرے ذہن میں موصوفہ کا نام ذہن میں آیا اور ان کے نعتیہ کلام پر مقالہ لکھنے کا مجھے شرف حاصل ہوا میں ''شہناز ناز'' کی ممنون ہوں اور عشق نبی کی مجھ کو بھی شفاعت حاصل ہوئی۔ امید ہے کہ یہ میرا مقالہ عوام الناس میں ضرور پذیرائی حاصل کریں گا۔

از۔ یاسمین محمد یعقوب شیخ